# زبان سے نیت کرنے کی شرعی حیثیت

شیخ الحدیث حافظ محمد الیاس اثری صاحب
گوجرانوالہ

**نیت:**

نماز شروع کرنے کیلئے نماز کی نیت ضروری ہے۔ نیت کا معنی ہے دلی ارادہ یعنی ہر نمازی کو دل میں ارادہ کرنا چاہئے کہ میں فرض پڑھنا چاہتا ہوں یا نفل، پھر ظہر کے فرض ہیں یا عصر کے حضر ہیں یا سفر، جمعہ کے ہیں یا خوف کے، اگر نفل ہیں تو عیدین کی نماز ہے یا کسوف وخسوف کی، ضحیٰ کی ہے یا استسقاء کی، تسبیح کی ہے یا تراویح کی، عام نوافل کی ہے یا وتر کی۔ اور مقتدی کو دل میں امام کی اقتداء کی نیت بھی ضروری ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

انما الاعمال بالنیات وانما لکل امری ما نوی (بخاری کیف کان بدء الوحی ۲/۱، کتاب الایمان باب ما جاء ان الاعمال بالنیة...... ۲/۱، کتاب العتق باب الخطاء والنسیان فی العتاقة والطلاق ۳۴۳/۱، کتاب النکاح باب من هاجر اوعمل خیرا...... ۷۵۹/۲، کتاب الایمان بالنیة فی الایمان ۹۹۰/۲، کتاب الحیل باب فی ترک الحیل ۱۰۲۸/۲ مسلم کتاب الامارة باب قوله ﷺ انما الاعمال بالنیة ۱۴۰/۲ سنن ابی داود کتاب الطلاق باب عنی به الطلاق و النیات ۳۰۰/۱، ترمذی ابواب فضائل الجهاد باب ما جاء من یقاتل ریاء وللدنیا ۲۳۴/۱، نسائی کتاب الوضوء باب النیة فی الوضوء ۱۲/۱، کتاب الطلاق باب الکلام اذ قص به فیما یحتمله معناه ۹۴/۱، کتاب الایمان والنذور باب النیة فی الیمین ۱۳۵/۲، ابن ماجه ابواب الزهد باب النیة ۳۱۱، سنن الدار القطنی کتاب الطهارة باب النیة ص ۵۰، السنن الکبری، کتاب الصلوة باب النیة فی الصلوة ۱۴/۲)

اعمال کی صحت نیتوں پر موقوف ہے ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملتا ہے۔

**سوال:**

کیا زبان سے نیت کے مروجہ الفاظ (دو رکعات، فرض نماز یا تین رکعات یا چار رکعات الخ) کہنے درست ہیں؟ اور اس عمل کے پابند لوگ جناب مرغینانی (وفات ۵۹۳) کی مندرجہ ذیل عبارت سے استدلال کرتے ہیں:

ویحسن ذالک لاجتماع عزیمة (هدایة اولین ۹۶/۱)

زبان سے یہ کلمات کہنا اچھے ہیں تاکہ زبان اور عزم جمع ہو جائیں اسی طرح بعض شوافع سے بھی منقول ہے (المهزب باب صفة الصلوة ۲۴۳/۳)

**تیسرا سوال:**

رمضان میں شائع ہونے والے ٹائم ٹیبل، اشتہارات اور کیلنڈروں پر جو روزہ رکھنے کی مروجہ دعاء: وبصوم غد نویت من شهر رمضان لکھی ہوتی ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

**جواب:**

ان تمام سوالات کا جواب ائمہ لغت کی تصریحات وتحقیقات اور ائمہ حدیث کی توضیحات و تشریحات معلوم کر لینے کے بعد بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتا ہے۔

## ائمہ لغت کی تحقیق

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

نوی الشیء نیۃ ای قصد (لسان العرب)

نیت کا معنی ارادہ اور قصد کرنا ہے لیس یتوئی لکھتا ہے:

النیۃ عزم القلب (المنجد)

دلی ارادے کا نام نیت ہے۔ النیۃ توجہ النفس نحو العمل (المعجم الوسیط) عمل کی طرف توجہ کرنے کا نام نیت ہے۔ فقہا امت کی تصریح) حافظ دنیا (ابن حجر) وفات ۸۵۲) لکھتے ہیں کہ: محل النیۃ القلب (فتح الباری ۱/۱۲) یعنی دل نیت کی جگہ ہے۔ امام ابو اسحاق اسفرائینی لکھتے ہیں۔ ومن اصحابنا من قال ینوی بالقلب ویتلفظ باللسان ولیس بشئی لان النیۃ معی القصد بالقلب (المھذب ۳/۲۴۲) ہمارے ائمہ میں سے جن حضرات نے کہا تھا کہ دل کے ارادے کے ساتھ زبانی تلفظ بھی ہونا چاہئے یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ دل کے ارادے کا نام ہی نیت ہے امام نووی (وفات ۶۷۶) کا بھی نظریہ ہے (لمعات ۱/۵۴، شرح المہذب) علامہ کا قول بھی یہی ہے:

معنی النیۃ قصدک الشیء بقلبک ومجری الطلب منک لہ (لمعات ۱/۵٤) یعنی کس چیز کے حصول کا دلی ارادہ کرنا پھر اس کے لئے عمل کرنا ہی نیت ہے

علی بن سلطان (وفات ۱۰۱۴) نے ابن ہمام کی مندرجہ ذیل عبارت نقل فرما کر حقیقت کو بالکل واضح اور صاف کر دیا ہے:

قال بعض الحفاظ لم یثبت عن رسول اللہ ﷺ بطریق صحیح ولا ضعیف انہ علیہ السلام یقول عند الافتتاح اصلی کذا ولا عن احد من الصحابۃ والتابعین بل المنقول انہ کان علیہ الصلوۃ والسلام اذا قام الی الصلوۃ کبر (مرقاۃ شرح مشکوۃ ۱/۴۰)

بعض حفاظ حدیث نے فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے نہ تو صحیح سند سے اور نہ ہی ضعیف سے کہیں سے ثابت ہے کہ آپ نماز کے شروع میں فرماتے ہوں کہ: میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں نہ کسی صحابی سے اور نہ ہی کسی تابعی سے منقول ہے بلکہ آپ سے تو مروی ہے کہ نماز کے شروع میں صرف اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی بے حد مفید اور نفیس بحث کا خلاصہ ھدیہ قارئین کر رہا ہوں:

آنحضرت ﷺ سے نہ آپ کے صحابہ کرام سے اس طرح کی نیت کا کوئی ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی کوئی حکم منقول ہے۔ اگر یہ مشروع (جائز) ہوتا تو لازماً آپ اس کا حکم فرما دیتے جبکہ یہ فریضہ دن رات ادا کیا جاتا ہے وھذا القول اصح، کیونکہ لفظوں (زبان) سے نیت کرنا عقلاً جائز ہے نہ شرعاً شرعاً تو اس لئے جائز نہیں کہ یہ بدعت (دین میں اضافہ) ہے اور عقلاً اس لئے ممنوع ہے کہ اس طرح زبان سے بولنے کا مطلب ہے کہ کوئی آدمی کہے کہ میں کھانے کے برتن اس لئے رکھ رہا ہوں کہ لقمہ اٹھاؤں۔ منہ میں رکھوں اندر نگلوں اور سیر ہو جاؤں یہ تو بالکل ہی خلاف واقعہ اور بیوقوفی ہے آگے مزید لکھتے ہیں:

قد اتفق الائمہ علی ان الجھر بالنیۃ وتکریر ھا لیس بمشروع بل من اعتادہ فانہ ینبغی لہ ان یودب تادیبا یمنعھا عن التعبد بالبدع وایذاء الناس یرفع صوتہ (الفتاوی الکبری ۲/۲۱۸)

اس امر پر علماء کا اتفاق ہے کہ بلند آواز سے نیت کرنا اور پھر بار بار کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس فعل کے عادی کو بتایا جائے کہ وہ اس قسم کی یہ بدعات سے باز آ جائے اور لوگوں کو بلند آواز کے ساتھ تکلیف نہ دے۔

علامہ ابن قیم بھی اپنے استاد گرامی کی طرح اپنی تحقیق بڑے جاندار الفاظ میں پیش کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے تھے اور اس سے پہلے زبان سے کچھ نہ کہتے:

ولا یلفظ بالنیۃ البتۃ ولا قال اصلی للہ صلوۃ کذا مستقبل القبلۃ اربع رکعات اماما او ماموما ولا قال اداء ولا قضاء ولا فرض الوقت وھذہ عشرۃ بک لم ینقل عنہ احد قط باسناد صحیح ولا ضعیف ولا مسند ولا مرسل لفظۃ واحدۃ منھا البتۃ، بل ولا عن اجد من اصحابہ ولا استحسنہ احد من التابعین ولا الائمۃ الاربعۃ (زاد المعاد فی ھدی خیر العباد ۱/۵۱)

آپ بالکل یہ تلفظ نہ کرتے تھے کہ: قبلہ رخ ہو کر چار رکعات نماز اللہ کیلئے پڑھ رہا ہوں امام ہوں یا مقتدی اور یہ بھی فرماتے کہ نماز ادائی

ہے یا قضائی اور نہ ہی فرماتے کہ وقتی نماز ہے یہ دس بدعات ہیں کسی صحیح سند، ضعیف سند، مسند اور مرسل کی طرح بھی کوئی حدیث کسی صحابی نے آنحضرت سے نقل نہیں فرمائی بلکہ آپ کے کسی صحابی سے بھی منقول نہیں ہے اور نہ ہی کسی تابعی نے اس کو مستحسن سمجھا ہے اور نہ ہی کسی امام نے اس کو اچھا سمجھا ہے۔

ان تمام حوالہ جات کی روشنی میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ زبان سے الفاظ نیت کہنا صحیح نہیں ہے۔ ذہنی اطمینان اور دلی سکون کیلئے یہ حوالہ جات کافی ہیں میں یہاں استحسان وغیر استحسان کی بحث نہیں چھیڑنا چاہتا کیونکہ اس قسم کی ابحاث سے وہی لوگ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں جو بدعات کی تقسیم (حسنہ وسیئہ) کے قائل ہیں۔

## قابل توجہ امر

حافظ ابن قیم نے اس موقع پر بڑی اچھی اور عمدہ گفتگو فرمائی ہے اور اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ نیت کے تلفظ کا اجراء کیسے ہوا فرماتے ہیں کہ امام شافعی نے فرمایا: کہ نماز کی حیثیت روزے کی سی نہیں ہے روزہ رکھنے کیلئے زبان سے کچھ کہنا پڑتا ہے مگر نماز کے لئے زبان سے کچھ بھی بولنا اور کہنا نہیں پڑتا ہے ان کا مقصد تو یہ تھا کہ نماز تکبیر تحریمہ سے شروع ہوتی ہے مگر روزہ رکھنے کیلئے زبان سے کچھ بھی نہیں کہنا پڑتا مگر شافعی مقلدین نے ان کی یہ بات نہیں سمجھی اور زبان سے نیت کرنے کا رواج ڈال دیا کیونکہ امام موصوف سے ایسے فعل کو لازم قرار دینے کی توقع نہیں ہے۔ جس پر نہ نبی ﷺ کا عمل ہو، نہ خلفاء راشدین کا اور نہ دیگر ائمہ حدیث (کثر اللہ جماعتھم) سے منقول ھے (زاد المعاد ۱/۵۱)

## عقلی جواب •

یہ امر باعث حیرت ہے کہ ساری نماز تو عربی زبان میں منقول و مروی ہے اور آج تک ساری امت عربی میں نماز ادا کرتی چلی آ رہی ہے اور نیت پنجابی، اردو پشتو اور سندھی وغیرہ میں کی جاتی ہے عربی الفاظ حدیث کی کسی کتاب میں کیوں نہیں دکھائے جاتے جس کا صاف اور صریح مفہوم یہ ہے کہ ایسے الفاظ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام سے منقول نہیں ہیں۔

## اعتراض

اگر عربی میں نیت کر لی جائے تو پھر ٹھیک ہے؟

## جواب:

آنحضرت ﷺ صحابہ کرام اور تابعین عظام سے عربی زبان میں بھی منقول نہیں ہے لہٰذا عربی زبان میں بھی یہ جائز نہیں ہے اور اگر ہم خود ہی ان اردو الفاظ کو عربی بنا کر بولیں گے تو یہ پھر مزید بدعت کا راستہ کھل جائے گا جیسا کہ وبصوم غد نویت من شهر رمضان جیسے الفاظ کا یہی حکم ہے اور آج کل بھی مفتی اعظم سعودی عرب کا یہی فتوی ہے کہ یہ عمل جائز نہیں ہے۔

اگر مزید غور کیا جائے تو پھر یہ نیت بھی ہی نامکمل ہے کیونکہ نمازی نے مسجد کا نام، گلی محلے اور ملک کا نام ذکر نہیں کیا چاہئے تو یہ تھا کہ ملائکہ کو مکمل ایڈریس لکھوا دیا جائے۔ حقیقت میں یہ سب کچھ بیکار اور لغو ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی تو علیم بذات الصدور ہیں وہ جانتے ہیں کہ آپ دوکان سے کس لئے اٹھے ہیں اور گھر سے کس لئے نکلے ہیں: ان الله لا يخفى عليه شيء في الارض ولا في السماء

بعض لوگ امام صاحب کے ساتھ زبان سے چار رکعات نماز ادا کرنے کی نیت کرتے ہیں مگر دل (جو نیت کا محل ہے) میں ہوتا ہے کہ ابھی نماز توڑ کر جوتا اٹھا کر بھاگوں گا اس کی صحیح نیت اور دلی ارادہ تو اللہ تعالی ہی جانتا ہے کہ اس کی زبان دل موافق نہیں ہے۔

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ زبان سے چار رکعات کی نیت ہوتی ہے مگر امام صاحب ایک یا دو رکعت ادا کر چکے ہیں یہاں تو کہنا ہوگا کہ دو رکعات امام کیساتھ اور پھر دو رکعات الگ سلام پھیرنے کے بعد ادا کرونگا بعض مرتبہ کوئی آدمی کہتا ہے کہ یہ کام کرنے کی میری نیت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دلی ارادہ کو زبان سے بیان کر رہا ہے زبان سے بیان کرنے سے پہلے دل میں وہ بات آئی ہے جس کا نام ہوتا ہے نیت۔ معلوم ہوا یہ فعل عقلا بھی ممنوع اور ناجائز ہے نیت صرف دل کے ارادے کا نام ہے اور دل ہی میں کرنی چاہئے۔

## حافظ عبدالرزاق سعیدی کیلئے دعائے صحت

جماعت اہلحدیث کی معروف روحانی شخصیت حضرت مولانا حکیم حافظ عبدالرزاق سعیدی صاحب منڈی فاروق آباد، امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع شیخوپورہ چند دنوں سے بعارضہ لقوہ بیمار ہیں۔ نیز جماعت کے معروف خطیب حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری صاحب کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین سے ان بزرگ علماء کیلئے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ اللہ تعالی انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

(ادارہ)